DATE 8 / 5 / 24 33648-Zia-Ul-Muhammad-005

سوال نمبر 2 :- درج ذیل اقتباس کی تلخیص کیجیے۔ تلخیص کا عنوان بھی دیجیے۔

جواب :-

عنوان : دنیا پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کا جائزہ

تلخیص :- امریکی یونیورسٹی ڈیبال ویسٹر کی جانب سے عالمی کلائمیٹ سمٹ سے قبل شائع کی گئی رپورٹ میں لیے گئے جائزہ نے ترقی پذیر ممالک اور پسماندہ پوری دنیا کو موسمیاتی تبدیلی سے لاحق خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ انسانی ماحول مخالف کاموں کے پیش خیمہ یہ موسمیاتی تبدیلیاں پوری دنیا کو پیداوار کی کمی کے ذریعے متاثر کر رہی ہیں۔ ذہ کمی خواہ زراعت میں ہو یا مینوفیکچرنگ، ان تمام امور پر پڑنے والے اثرات پر نظر ثانی و جائزہ لیا گیا۔

سوال نمبر 3 :- جملوں کی درستگی :-

جوابات :-

1) مجھے ایک ڈراونا خواب آیا۔
2) میں نے آج کا اخبار پڑھا۔
3) جی چاہا تو آ جاؤں گا۔
4) خوبی کثرت سے میسر ہے یا ہیں۔
5) وہ امتحان میں فیل ہو گیا۔
6) نہ کھانا کھایا، نہ ہی پانی پیا۔
7) انہوں نے مجھ سے کہا۔
8) مجھے جانا ہے۔
9) وہ سر لب سڑک کھڑا ہے۔
10) آپ کب آئیں گے؟

DATE: ___/___/___

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

(ج) پگڑی اچھالنا:-

(ج) دشمن ملک بھارت عالمی فورمز پر پاکستان کی پگڑی اچھالنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا، اور مختلف پروپیگنڈوں کے ذریعے عالمی سطح پر پاکستان کو تنہا کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل رہتا ہے۔

(ھ) ہوائیاں اڑانا:-

28 مئی 1998 کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کرکے ایٹمی قوت ہونے کا اعلان کیا جس نے بھارت کی ہوائیاں اڑا دیں اور اس طرح خطے میں طاقت کا توازن قائم ہوا۔

(ط) حرف آنا:-

ہر انسان کی عزت اس کے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے کوئی بھی ایسا کام کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا چاہیئے کہ کہیں یہ کام کرنے کی وجہ سے ہمارے کردار پر حرف آئے۔

(ح) خمیازہ اٹھانا:-

جو انسان اچھائی کے کام کرتا ہے اسے نیکی کی صورت میں اجر ملتا ہے اور جو برے کام کرتا ہے اسے گناہ کی صورت میں ایک بھاری خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے جو کہ آخرت میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

(ی) قلعی کھلنا:-

کرپشن کے ذریعے اپنی جیبیں گرم کرنے والے افسران کی جب قلعی کھلتی ہے تو انکو ایک بھاری احتساب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

DATE : __/__/____

(الف) بے پر کی اڑانا:-

کاروبار کی دنیا میں بے پر کی اڑا کر وقتی کامیابی حاصل کرنے والے کچھ ہی عرصے میں اس کا انجام اپنی ناکامی کی صورت میں دیکھتے ہیں۔

( )

سوال نمبر 6 # عبارت کا اردو ترجمہ:-

جواب:-

کمپیوٹر اور کمپیوٹر سائنس میں، مصنوعی ذہانت کی اصطلاح نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ اصطلاح مصنوعی ذہانت اور مشینی یادداشت میں گزشتہ سالوں ہونے والی ترقی کی وجہ بہت مشہور ہوئی ہے۔

مشینی یادداشت مصنوعی ذہانت کا وہ حصہ ہے۔ جہاں پر مشینیں روزمرہ کے کام کی ذمہ دار ہوتی ہیں اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ انسانوں سے زیادہ تیز ہیں۔

DATE: __/__/__

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیے۔

پاکستان پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات

موسمیاتی تبدیلی جیسا خطرناک عمل جس نے موجودہ دور میں ناقابل تلافی سطح پر پوری دنیا بشمول پاکستان کو نقصان پہنچایا۔ یہ عمل انسانی سرگرمیوں کا ہی پیش خیمہ ہے حضرت انسان نے ترقی کے لیے ادوار توڑے یا پھلانگے اور کامیابی کی منزل کی جانب بڑھتا چلا گیا مگر اسکی قیمت موسمیاتی تبدیلی جیسے خطرناک عمل کی صورت میں ادا کر رہا ہے۔

وہ ترقی چاہے صنعتی انقلاب ہو یا سائنسی میدان میں ہر لحاظ سے ماحول کے ساتھ ایک چھیڑ چھاڑ کا طریقہ شروع کیا گیا جس کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ وہ طریقہ یا عمل تھا "فوسل فیول" کی دریافت اور پھر اس کا استعمال

جب چار ہزار قبل چین میں لوگوں نے کوئلہ دریافت کیا اور اس کا استعمال شروع کیا۔ مگر اس کے اثرات اتنے زیادہ خطرناک نہیں تھے جب 1859ء میں پہلی دفعہ امریکی ریاست پینسلوانیہ میں جدید طرز کے پیٹرولیم ذخائر دریافت کیے گئے۔ اس وقت سے ترقی کا نیا دور شروع ہوا کیونکہ صنعت سے لے کر نقل و حمل میں ان کا استعمال شروع ہوا۔ پیٹرولیم مصنوعات کے جلنے سے گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج ہوتا ہے۔ گرین ہاؤس گیسوں میں سر فہرست کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ شامل ہیں جو کہ ماحولیاتی آلودگی خصوصاً ہوائی آلودگی کے اس کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ گلوبل وارمنگ کا باعث بنتی ہے جو کہ موسمیاتی تبدیلی کو جنم دیتا ہے۔ اور یہی موسمیاتی تبدیلی موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ ہے

اسی المیہ کو زیر بحث لاتے ہوئے بہت سے ممالک اس سے نمٹنے کے لیے اپنی پالیسیز وضع کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان ممالک میں سب سے زیادہ ترقی پذیر ممالک ہی کا

DATE: ___/___/___

متاثر ہیں جن کا اس میں کردار ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں صرف 0.8 فیصد ہے۔ پاکستان بھی ان ترقی پذیر ممالک میں شامل ہے جو اس عالمی مسئلے سے متاثر ہے

2022 میں پاکستان کے اس وقت کے وزیر خارجہ نے موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے اصلاحی پلیٹ فارم "اٹلانٹک کونسل" سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"پاکستان کا عالمی سطح پر کاربن کا اخراج میں صرف 0.8 فیصد حصہ ہے مگر پاکستان تین کروڑ تیس لاکھ لوگ اپنے گھروں زندگیوں اور دیگر نقصانات کی صورت میں اس گلوبل کاربن کی قیمت ادا کر رہے ہیں جس میں ان کا کوئی کردار نہیں ہے"

موسمیاتی تبدیلی کے نقصانات اور پیچیدگیوں کی تحقیق کے بارے میں سائنسی برادری اور ماہرین ماحولیات و موسمیات اس بات پر متفق ہیں کہ پاکستان دنیا کے ایسے جغرافیائی مقام پر واقع ہے جہاں اسے دو بڑے موسمی نظام کے اثرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ایک نظام زیادہ درجہ حرارت اور خشک سالی جیسے گزشتہ سال مارچ کے مہینے میں گرمی کی لہر دیکھی گئی اور دوسرا نظام مون سون کی بارشیں ہیں جو خطرناک حد تک تباہی کا سبب ثابت ہوئی ہیں۔ جو جنوبی پنجاب سے لے کر گوادر اور سندھ کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں۔ پاکستان میں ڈیمز کی کم تعداد اس مسئلے کو مزید سنگین بنا دیتی ہے کیونکہ اگر وسیع تعداد میں ڈیمز تعمیر شدہ ہوں تو یہی آفت کا سبب بننے والا پانی پاکستان کے لیے نعمت کا باعث بن سکتا ہے زراعت کو درپیش مسائل کا حل بن سکتا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس معاملے پر کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں لائی گئی

موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پاکستان کو جنوبی ایشیاء میں سب سے زیادہ خطرات اس وجہ سے بھی لاحق ہیں کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں دنیا کے بڑے برفانی ذخائر جن کو گلیشیئر کہا جاتا ہے اور تازہ پانی کے ذخائر ہیں جو کہ منجمد حالت میں ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر گلیشیئر سیاچن

گلیشیئر جو کہ دنیا کے اونچے جنگلی پہاڑوں میں شمار کیا جاتا ہے
ان گلیشیئرز کو خطرات لاحق ہیں۔ بڑھتے درجہ حرارت کی وجہ
سے ان کے پگھلنے کی شرح دن بدن بڑھ رہی ہے جس سے دریاؤں
کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی سمندر
کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سب سے اہم بات یہ کہ پینے
کے قابل صاف و شفاف اور تازہ پانی بغیر جس کی وجہ سے
سمندر برد ہو رہا ہے اور انہی گلیشیئرز کی وجہ سے اس خطے
کے درجہ حرارت میں توازن قائم ہے۔ تو اب موسم گرما کے
دورانیہ میں اضافہ ان سب معاملات میں مزید
اضافہ کرے گا۔

بین الاقوامی سطح پر 2015ء میں پیرس معاہدہ کیا گیا
جس کا مقصد عالمی درجہ حرارت میں اضافہ کو 2 ڈگری تک
محدود رکھنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی 1992 میں اقوام متحدہ کے
زیر اثر فریم ورک کنونشن آن کلائمیٹ چینج قائم کیا گیا
جس کو 1997 میں توسیعی پروگرام میں وسعت دی گئی
انہی معاہدوں میں پاکستان نے 2021 میں اعلان کیا
کہ 2030 تک اپنی کل بجلی کے 60% حصے کو قابل تجدید ذرائع
سے پیدا کرے گا جس میں شمسی توانائی اور پن بجلی سے مزید بجلی بنانے
کی کوشش کرے گا۔

موسمیاتی تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے پاکستان
کو بہت سے مسائل کا بھی سامنا ہے جس میں سرفہرست معاشی
مشکلات ہیں۔ کیونکہ معاشی طور پر جب تک پاکستان استحکام
کا حامل نہیں ہوتا تب تک خاطر خواہ کوشش نہیں کر سکے گا کیونکہ
معاشی استحکام ہی کی بدولت پاکستان بہت سے ڈیمز کی تعمیر کو ممکن
بنا سکے گا۔ اگر ملک میں سرکاری ملازمین کو ادا کرنے کے لیے
تنخواہوں کے پیسے تک نہیں ہوں گے تو زرکار ڈیمز کی تعمیر کیسے
ممکن ہو گی جن کی لاگت اربوں ڈالرز ہو سکتی ہے اور ساتھ ساتھ
پاکستان کو محدود مسائل کا بھی سامنا ہے اس تناظر میں پاکستان
عالمی امداد کے بغیر موسمیاتی تبدیلیوں سے لڑنے میں کامیاب نہیں
ہو گا۔ اگر یہی صورتحال رہی تو عنقریب پاکستان کو پانی کی کمی جیسے
بحران کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا پاکستان اس سنگین مسئلے

سے نمٹنے کے لیے اگر ٹھان لے تو ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ ساحر لدھیانوی نے کیا خوب کہا تھا۔

ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

سوال نمبر 5 :- اشعار کی تشریح کریں۔

(۵) ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بوقت مرگ
ہم کیا رہیں یہاں، ابھی آئے ابھی چلے

تشریح

اس شعر میں شاعر نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ کچھ لوگ اگر بہت لمبی عمر بھی پا لیں گے تو مرنے کے وقت یہی کلمات کہیں گے کہ ہم نے بہت کم عمر پائی ہے۔ اس بات سے مراد یہ ہے کہ شاعر نے انسانی فطرت کی عکاسی کی ہے کہ انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا۔ ایک جھونپڑی میں رہنے والا فقیر بھی گلہ شکوہ کرے گا اور محل میں رہنے والا امیر وہ بھی کسی نہ کسی وجہ پر شکوہ کرے گا۔